مولانا عبدالحق حقانی دہلوی نے تفسیر حقانی کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ :

"ایک ابن جریر شیعہ اور کرامیہ بھی ہیں۔ اس سے ناواقفوں کو اشتباہ ہو جاتا ہے۔"

(کتاب مذکور حاشیہ پر ص ۱۴۹)

حضرت دہلوی کے اس بیان سے ابن خلکان کے اس قول کی تائید اور تشریح بھی ہو جاتی ہے۔ جس میں موصوف نے فرمایا ہے :

"رأیتُ بمصر قبراً یزار وعند رأسہ حجرٌ علیہ مکتوب ھٰذا قبر

ابن جریر الطبری والناس یقولون ھٰذا صاحب التاریخ ولیس بصحیح

بل الصحیح انہٗ ببغداد۔" (وفیات الاعیان الجزء الاول ص ۴۵۶)

غرض ابن جریر کے افکار و نظریات کے بارے میں اختلاف ہے۔ اس اختلاف کی مختلف وجوہ ہیں۔

۱۔ بغداد کے حنابلہ کی مخالفت۔

۲۔ شیعوں کی تائید میں روایات کا بیان کرنا۔

۳۔ نام اور کنیت کا اشتباہ۔

واقعہ یہ ہے کہ ابن جریر نے فقہاء کے بیان میں امام احمد بن حنبل کا ذکر نہیں کیا۔ اور بغداد کے حنبلیوں نے جب وجہ پوچھی تو فرمایا احمد بن حنبل فقہ کے امام نہیں بلکہ حدیث کے امام تھے۔ امام موصوف کے مقلدوں کو یہ رائے ناگوار معلوم ہوئی اور اس میں امام احمد بن حنبل کی توہین نظر آئی۔ چنانچہ یہ لوگ آپ کے مخالف ہو گئے اور مخالفت بایں جا رسید کہ ۳۱۰ھ میں جب ابن جریر بغداد میں فوت ہوئے تو حنبلیوں نے جن کی بغداد میں اکثریت تھی مرحوم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا۔ اور مجبور ہو کر مرحوم کے تلامذہ اور معتقدوں نے آپ کو گھر ہی میں دفن کیا۔ ظاہر ہے کہ جس شخص کے بارے میں مخالفت کا یہ عالم ہو کہ اس کے متعلق غلط خبروں اور افواہوں کا پھیل جانا بعید از قیاس نہیں۔

تاریخ طبری اور تفسیر طبری میں بکثرت روایات نقل کی گئی ہیں ابن جریر نے محدثین کے قاعدے کے مطابق روایات کے نقل کرنے میں احتیاط نہیں کی۔ کسی خاص واقعہ کے بارے میں جو بھی روایات ملیں سب کی سب نقل فرما دیں اور خطا و صواب یا غلط اور صحیح کا فیصلہ نہیں کیا۔ اس طرح شیعہ فرقہ کے مخصوص عقائد و نظریات کی تائید میں بھی روایات کا خاصا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے۔ جب شیعہ حضرات نے اپنی تائید میں یہ روایات پیش کیں، تو مخالفین نے

تاقل روایات ابن جریر کی تنقیص شروع کر دی۔ اسکی تفصیل مقالے کے دوسرے حصے "تاریخ ابن جریر" میں آئے گی۔ انشاء اللہ۔

یہ حقیقت ہے کہ ابن جریر نام کے متعدد اہل قلم گذرے ہیں۔ ان میں سے بعض شیعہ بھی تھے۔ اس سے جیسا کہ مصنف دہلوی نے فرمایا ہے۔ ناواقفوں کو دھوکا ہوا ہے اور امام ابن جریر کے بارے میں غلط باتیں مشہور ہوگئی ہیں۔ نیز تذکرہ نگاروں نے بھی زیب داستان کیلئے کچھ باتیں لکھ دی ہیں۔ کشف الظنون کے حوالے سے اوپر جو بات تاریخ کی طوالت کے بارے میں نقل کی ہے۔ یہی بات تفسیر کے بارے میں بھی مشہور ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایک ہی قسم کی گفتگو دو مختلف کتابوں کے بارے میں گو ممکن ہے لیکن متوقع نہیں۔ (کشف الظنون کے صفحہ ۲۹۷ پر یہ واقعہ تاریخ کے بارے میں درج ہے۔ اور صفحہ ۴۳۷ پر تفسیر کے بارے میں مذکور ہے۔)

ہمارا خیال ہے کہ ابن جریر کے بارے میں صاحب میزان الاعتدال فی نقد الرجال کا یہ قول صحیح ہے:

فیہ تشیع وموالاۃ لاتضر (ابن جریر میں کسی حد تک شیعہ رجحان ہے، لیکن یہ رجحان مضر نہیں۔) اور احمد بن علی السلیمانی الحافظ کا قول: کان یضع للروافض (وہ شیعوں کے لئے جھوٹی روائیتیں گھڑا کرتے تھے۔) یوں صحیح ہے — کان ینقل للروافض (وہ شیعوں کے لئے روائیتیں نقل کر دیتے تھے۔) واللہ اعلم بالصواب۔

نوٹ:— مقالے کا دوسرا حصہ "تاریخ ابن جریر" ہے۔ جو آئندہ قارئین کی نذر کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

● — اہل کرم وہ ہے جو غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکھے۔	مجدد الف ثانیؒ
● — نیک بات دوستوں کو پہنچا دے اور مخالفوں سے بحث مت کر	"
● — اہل خیر ہی کی پریشان کن باتوں سے رنجیدہ خاطر نہ ہو بلکہ سن ہی مت۔	"
● — مومن مدیافت کرنے والا ہے اور منافق فوراً گرفت کرنے والا۔	"
● — شریعت دنیا و آخرت کی سعادتوں کی ضامن ہے۔	"
● — اعلیٰ نصیحت یہ ہے کہ پیروی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اختیار کرو۔	"